حکمرانوں کو گہرا قومی شعور اور عملی راستہ دکھانے کا ذریعہ بن سکتی ہے۔ ورنہ گھاس کھانے' کشکول توڑنے' مکے دکھانے اور ہزار سال تک جنگ لڑنے کے تمثیلی پروگرام کچھ پہلے بھی کم نہیں ہوئے۔ نج کاری اور این جی اوز کلچر کی دلدل میں اترنے کے لیے ہمیں اپنے آس پاس جو بے تابی دکھائی دے رہی ہے' اس جانب قدم اٹھانے سے قبل تنبیہ کے اس معلّمانہ درس سے سبق ضرور سیکھنا چاہیے۔ واقعہ یہ ہے کہ اس امدادی رزق نے ہماری پرواز فکر و عمل کو موت کا روگ لگا دیا ہے' اسی لیے علامہ اقبال کوتاہی پرواز سے بچنے کی تلقین کرتے رہے۔

یہ کتاب انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز کے زیر اہتمام منعقدہ ایک قومی سیمینار کے مقالات' مباحث اور سفارشات پر مشتمل ہے۔ بیرونی قرضوں کی درجہ بندی' امدادی رقوم کی آمد اور خرچ کی تفصیل کو متعدد گوشواروں اور گرافوں کے ذریعے اجاگر کیا گیا ہے۔ اس چیز نے کتاب کی استنادی حیثیت کو پختہ کیا ہے۔ سیمینار میں شریک ۱۱۹ شرکا نے جو متفقہ تفصیلی سفارشات مرتب کیں' وہ سیمینار اور اس کتاب کی روح ہے۔ ان سفارشات میں سفال "پاک" سے مینا و جام پیدا کرنے کا لائحہ عمل تجویز کیا گیا ہے اور تعلیم میں خود انحصاری کی راہ دکھائی گئی ہے۔ انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز اس قیمتی دستاویز پر اہل وطن کے شکریے کا مستحق ہے۔ (مسلم سجاد)

جدید فقہی مسائل : مولانا خالد سیف اللہ رحمانی۔ ناشر: حرا پبلی کیشنز' اردو بازار' لاہور۔ صفحات: ۴۴۰۔ قیمت: ۷۵ روپے۔

تغیر و تبدل ایک ناقابل تردید کائناتی حقیقت ہے۔ بقول علامہ اقبال: ثبات اک تغیر کو ہے زمانے میں ---- رواں صدی' خصوصاً نصف آخر میں سائنسی' تمدنی اور معاشرتی احوال و ظروف نے مختلف النوع تبدیلیوں کی رفتار تیز تر کر دی ہے۔ جدید ذرائع ابلاغ' نیز صنعتی' فکری اور رسل و رسائل سے متعلق انقلابی تبدیلیوں کی وجہ سے کچھ ایسے مسائل سامنے آئے ہیں جن کا فقہی اور شرعی حل ضروری ہے۔ عبادات' معاشرت' معاملات' معاشیات اور سیاست سے متعلق اسلامی ملکوں میں طرح طرح کے مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔ شریعت اسلامیہ میں اجتہاد کا ادارہ انھی مسائل سے عہدہ برآ ہونے کے لیے قائم ہے۔ زوال و انحطاط کے دور میں اس ادارے سے خاطر خواہ کام نہیں لیا جا سکا' کیوں؟ کیا اہل نظر اور صاحب الرائے رکھنے والے علما کی کمی تھی؟ بظاہر تو یہ درست نظر آتا ہے:۔

اجتہاد اندر زمان انحطاط قوم را برہم ہمی پیچد بساط
ز اجتہاد عالمان کم نظر اقتدا بر رفتگاں محفوظ تر

مگر علامہ اقبال کا یہ نقطہ نظر اوائل عمر کا تھا۔ بعد ازاں انھوں نے اجتہاد پر غیر معمولی زور دیا۔ اسلامی فقہ و قانون کے عظیم الشان ذخیرے سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دور حاضر کے علما نے بھی جدید فقہی مسائل کے حل